

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۹) مطبوعہ ۲۵ ستمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد ۲۴

ایڈیٹوریل نوٹس

یہودیوں کی حدیث اور قرآن

متعلق دعا

(۱) دعا کب کیجا سکتی ہے؟ اوّل کھڑے ہونیکی حالت میں - دوم بیٹھے رہنے کی حالت میں - سوم لیٹے رہنے کی حالت میں - دیکھو سورہ یونس ۱۳ سورہ عمران ۱۹۲ اور یہہ باتیں مشنہ براکہوت ۱۰ سے لی گئی ہیں +

(۲) جو نشہ میں ہے دعا میں شامل نہیں ہوسکتا مشنہ براکہوت ۳۱ - ۲ - سورۃ النسا ۴۲

(۳) دعا تھوڑی کے وقت مختصر کیجا سکتی ہے مشنہ براکہوت چوتھا باب ۴ - آیت سورۃ النسا ۱۰۲ +

(۴) وضو کرنے کا حکم یہودیوں سے لیا ہے مشنہ براکہوت ۳ : ۴ سورۃ المائدہ ۷ سورۃ النسا ۱۰۲ +

(۵) جب پانی نملے تو تیمم کرنا روا ہے مشنہ براکہوت ۴۰ - ۴۶ سورۃ المائدہ ۷ سورۃ النسا ۴۶ +

(۶) نماز میں شور مچانیکی ممانعت مشنہ براکہوت ۳۱ : ۲ سورہ بنی اسرائیل ۱۱۰ +

(۷) یہودیوں میں ایک نماز کا نام شیمہ تھا جو سویرے ہوا کرتی تھی اور اُس کے شروع کرنے کے بارے میں یہہ حکم تھا کہ جب سفید اور نیلے تاگے میں تمیز ہوسکے تب شروع کرو مشنہ براکہوت ۱ : ۲ دیکھئے رمضان کے مہینے میں روزہ کا شروع ہوتا ہے جب انسان دو رنگ کے تاگوں میں تمیز کرسکے سورۃ البقر ۱۸۷ - ان مندرجہ بالا باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی باتیں کہاں سے ہیں قرآن کا آسمان سے اُترنا تو کہاں صاف ثابت ہے کہ یہودیوں سے منقولہ ہے سہ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

تھیولاجیکل سیمنری سہارنپور

ہمارے پاس سہارنپور تھیولاجیکل سیمنری کی ۱۸۹۵ - ۱۸۹۶ء کی رپورٹ پہنچی - اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال دو طالب العلموں نے آخری کورس ختم کرکے امتحان پاس کیا ہے - ۱۷ - طالب العلم سال تمام مختلف جماعتوں میں تعلیم پاتے رہے ہیں - ہم خوشی سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ مسز جے لونگسٹون ٹیلر صاحبہ نے ڈاکٹر یونگ صاحب کی معرفت تین ہزار ڈالر کا عطیہ سیمنری ہال کے لئے عنایت کیا ہے - اس ہال کی سخت ضرورت تھی مگر عدم گنجایش روپیہ کے سبب یہہ تاخیر میں ڈالا گیا - اب نقشہ وغیرہ تیار ہوگئے ہیں اور اُمید ہے کہ سال آیندہ تک یہہ ہال معہ کلاس روم و لیبریری و ریڈنگ روم بنکر تیار ہوجائے گا - اس ہال کا نام "لونگسٹون ٹیلر میموریل ہال" ہوگا - جس حال کہ کلیسیا ہائے پنجاب میں تعدادی ترقی نمایاں ہے ضرور ہے کہ مسیحی خادموں کا شمار بھی بڑھے - یہہ سب سامان پیش نشان ہیں کہ اِس دار العلوم آلہی کی ترقی ضرور بالضرور ہوگی -

ممتحن کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ امسال اُس مدرسہ میں پڑھائی کا کام اطمینان بخش ہوا ہے اور کمیٹی اُمید کرتی ہے کہ اس اکتوبر تک اور زیادہ طالب علم بھرتی ہونگے +

کاشکہ خدا اہل ہند میں سے جلد بہت سے خدمتگذار نکالے جو اُس کی خدمت میں جان نثار خادم بنکر اُس کی بندگی کریں +

نورافشاں

پادری اے۔ یچ یوئنگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری یچ گولکناتھ صاحب } اسسٹینٹ

مسٹر ایم۔ ایل لیبارام صاحب بی۔ اے + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے } ایڈیٹرز

بقیہ

مدراس نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن

تھوڑی دیر کے لئے ہم انگریز مسیحی اور ہندوستانی مسیحی کے باہمی تعلق پر غور کرتے ہیں چند نمونوں کی کیفیت سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہو جائیگی +

(۱) ایک خیال یہہ بھی ہو کہ جو یورپین کہ انگریز نہیں ہیں وہ نیٹو کی کہانی کو زیادہ غور سے سن لیتے ہیں اس خیال سے کہ وہ اپنے آپ کو قوم حکمران سے نہیں سمجھتا لیکن انگریز اپنے کو قوم حکمران کا ممبر سمجھتا ہو۔ انگلش چرچ کے مخالفین ایسے خیالات کو پھیلانے میں بڑے خوش ہوتے ہیں۔ یہہ بات کہاں تک صحیح ہو صرف واقعات اور معاملات بخوبی ثابت کر سکتے ہیں اور ہم اسکا فیصلہ لوگوں پر چھوڑتے ہیں +

(۲) دوسرا خیال یہہ ہو کہ جو دیندار انگریز کہ پادری نہیں ہیں وہ بہ نسبت انگریز پادریوں کے دیسی کے ساتھ زیادہ مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ یہہ بات عموماً سچ نہیں ہو۔ ایک دیندار انگریز بڑی دیر تک دیسی سے وقتاً فوقتاً گفتگو کر لیتا ہو شاید اس وجہہ سے کہ اس کو زیادہ وقت ملا ہوا ہو یا زیادہ فیاضی کے ساتھ مدد کر دیتا ہو اس وجہہ سے کہ اپنے غریب مشنری بھائی سے زیادہ بچا سکتا ہو یا اس وجہہ سے کہ دیسی کی نسبت جو اطلاع ملی ہو اس میں پادری صاحب نے دیسیوں کی خطائیں چھپا کر خوبیاں ظاہر کی ہیں لیکن پادری صاحبان دیسیوں کی مقاربت کی وجہہ سے ان کے مزاج کو تمام و کمال پہچانے ہیں اور ان کے حق سے زیادہ کچھ نہیں دیتے +

(۳) سُنا جاتا ہو کہ پُرانے مشنری خدا کے رحم کی شکر گذاری سے بھر کر ہم لوگوں میں اپنے کام میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور نوجوان پادری صاحبان شاید مبادا کہ ہم مغرور ہو جائیں ہم پر صرف ہماری کمزوریاں ظاہر کرتے ہیں۔ ہم کس کا شکریہ ادا کریں اور کس کو الزام دیں جبکہ ایک ہم سے پدرانہ اور دوسرا برادرانہ سلوک کرتا ہو۔ ایک صاحب تو فرماتے ہیں کہ فلاں بات میں ہم اپنے انگلستانیوں سے بڑھکر ہیں۔ دوسرے صاحب باوجود ہماری ترقی کے ہم میں کتنے ہی نقص نکالتے ہیں۔ کیا تعریف یا مذمت ہماری ترقی میں مدد کرتی ہو۔ صرف شخصی تجربہ ہی اسکو ثابت کر سکتا ہو۔ میں اپنی طرف سے یہہ کہتا ہوں کہ جو مجھے درست کرتا ہو میں اُس کی عزت کرتا ہوں۔ اور جو مجھے سراہتا ہو اُس پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ درست کرنیوالا مجھے بچاتا ہو اور سراہنے والا مجھے غارت کرتا ہو۔ شاد لی کے بشپ کالڈویل ہماری شکر گذاری کی بھری ہوئی تعریف کا مستحق ہو جن کا مقصد اعلیٰ یہہ تھا کہ دیسیوں کی خطائیں دکھلائیں۔ اُن کی دلی آرزو اور مراد یہہ تھی کہ دیسیوں کو کامل حالت میں دیکھیں اور اُن کے چال چلن زبان اور طریق تہذیب کے نقصوں کو درست کرنے میں مستقل اور متواتر سرگرم رہا۔ وہ تھوڑی سی کامیابی کو کافی نہیں سمجھتا تھا بر خلاف اور لوگوں کے جو دیسیوں میں بہت سے نقصوں کو قابل غور نہیں سمجھتے وہ اپنی طرف سے اصلاح کرنے اور غور و پرداخت کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتا تھا۔ وہ اپنی کوششوں میں کبھی نا اُمید نہیں ہوا۔ اُس کو اس بات کا یقین تھا کہ دیسی میری خدمت کے قدردان ہیں نیٹو کرسچن کے اس نہایت قیمتی دوست کا جانشین لائق کہاں ہو؟ میری رائے میں ملک تامل کی مشنری فہرست میں زندوں اور مُردوں میں کوئی اُس کا ثانی موجود نہیں۔ ہم بچے نہیں ہیں کہ کوئی ہمیں بہلایا کرے بلکہ ہمارے نقصوں پر ملامت کی قدر کرنے کے لئے کافی کہن سال ہیں چاہے وہ کسی خیال سے کی جاوے +

(۴) ہم نیٹو کرسچن کے اس ریمارک کا کیا جواب دیں کہ تازہ ولایت انگریز کا برتاؤ نہایت مہذب ہوتا ہو بہ نسبت اُس انگریز کے جس کو ہندوستان میں رہتے ہوئے کچھ عرصہ ہو جاتا ہو؟ کیا یہہ بات حقیقی طور پر صحیح ہو؟ اگر صحیح ہو تو اس کے اسباب کیا ہیں؟ کیا ہم یہہ نتیجہ نکالیں کہ دور دراز فاصلہ پر ہماری نسبت اچھے خیال ہیں اور لوکل علم ہمارے مخالف ہو؟ یا دوسرے الفاظ میں کیا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ جوں جوں ہمارے حالات زیادہ معلوم ہوتے ہیں ہماری عزت گھٹ جاتی ہو؟ اب یہہ بتلاؤ اس انگریز کو جو ہندوستان میں کام کرنے آتے ہیں ہمارے حالات کہاں سے معلوم ہوتے ہیں؟ اپنے تجربہ کار بھائیوں منشیوں اور ہمارے درمیان اپنے ذاتی تجربہ سے +

ان کے انگریز بھائی ہماری نسبت غلط خیالات اُنپر کیوں ظاہر کرتے ہیں؟ کیا غلط خیالات اُن کے کام میں کچھ مدد دیتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تاریخ ہند مصنفہ مورس میں جس کو شایع ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہندوستانیوں کی مزاج کی نسبت ایک فقرہ درج ہو جو عموماً سچ یقین کیا گیا ہو کہ نیٹو اُس مالک کی ماتحتی میں جو اُس پر اعتبار کرتا ہو بہت اچھی طرح کام کرتا ہو۔ ہاں۔ باہمی اعتبار پہلی دوسری اور آخری خوبی اس ملک میں کامیابی حاصل کرنیکی ہو +

کیا ہمارے بھائی پادری یا کوئی اور منشی یا نوکر لوگ ہماری نسبت درستی اور راستی سے تازہ ولایت سے ذکر کرتے ہیں یا جہالت اور نادانی سے معاملات کو کچھ کا کچھ ظاہر کرتے ہیں اور اس طرح ہماری مخالفت میں انگریزوں کو بدگمان کر دیتے ہیں؟ انکی کیا غرض ہو؟ کیا وہ اپنے معاملات کو ترقی دینا چاہتے ہیں یا اپنی قوم کو۔ اور کیا اپنے رقیبوں یا اُن

لوگوں کو جو اُن کے فرقہ سے متعلق نہیں غارت کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح بد دیانتی اور شرارت سے اور وحشی بدیوں کا تذکرہ کرتے ہیں یہہ سمجھکر کہ غلط ہیں یا صحت سے دور ہیں۔ خواہ کچھ ہی ہو علاج ہمارے ہاتھوں میں ہے انگریزوں کو ہندوستانی تجربہ کے بارہ میں تبدیل رائے کے لئے الزام دینا اچھا نہیں اگر اُس کی محبت اور ہمدردی میں کوئی کمی نہیں +

مسٹر پی پی پلے جو ابھی انگلستان سے ہو آیا ہے کیا ہم نے اس سے نہیں سنا کہ انگریزوں کے دلوں میں ہماری بڑی ہمدردی ہے۔ اس نے شہادت نہ دی کہ اکسیٹر ہال مشنری میٹنگ میں انگریز صاحبان اور لیڈیاں سیدھے اور جان نزدیک اور دور سے اظہار فیاضی کے لئے آئے جن کی مراد یہی تھی کہ ہماری خدمت ہوتی نہیں۔ اس نے یہہ بھی کہا کہ ایک شریف مشنری کو اپنے جج کے کیسے عالیشان مکان میں دیکھا اور جو بالکل خود انکاری اور جان نثاری کے طور پر ہم لوگوں میں کام کرنے چلا آیا اور اب ایک نکتے سے بنگلہ پر صبر کئے بیٹھا ہے۔ ہندوستان کے تھوڑے سے تجربہ کے بعد ایسی سرگرم روح کیوں ٹھنڈی پڑجاتی ہے؟ کیا ہم اُس کی خود انکاری کی قدر نہیں کرتے بیشک نہیں۔ کیا ہم اُس کی کوششوں کی مخالفت میں اپنے دلوں کو سخت کرلیتے ہیں؟ غالباً ہم کرلیتے ہیں۔ یا وہ ہمکو اُس سے زیادہ خراب پاتا ہے جیسا کہ اُس نے اپنے ملک میں ہماری نسبت سنا تھا۔ شاید وہ پاتا ہے۔ یہاں بھی ہم ہی ملزم ٹھہرتے ہیں +

ہم کہتے ہیں کہ سب کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ اپنے تمام بھائیوں سے ہم میں سے کس قدر معتبر سمجھے جاتے ہیں یہانتک کہ پوری طور پر انصاف کرنے میں کسی قسم کے شک و شبہہ کا امکان تک نہ ہو یا ذات خاندان سوشیل اثر نہ ہو۔ اگر ہماری روزانہ زندگی میں محبت پیدا ہو جائے۔ اور بھائیوں کا پورا پورا اعتبار حاصل کرلیں ہماری ایسوسی ایشن سے کس قدر برکت کی اُمید ہمارے ملک ہمارے محسنوں اور ہمکو ہو سکتی ہے۔ جبتک ہم اپنے آپ کو معرفت آلہی اور محبت کی آگ سے پاک نہ کریں ہم اپنے بھائیوں پر عیب نہیں لگا سکتے اور نہ اُن پر رپورٹ کرسکتے ہیں۔ اس سے بدرجہا زیادہ ہم اپنے غیر ملک کے دوستوں اُن کی اغراض اُن کے خیالات اُن کے اصولوں پر عیب لگانے کے ناقابل ہیں

(۵) کیا ہمنے لوگوں کو یہہ کہتے نہیں سنا کہ ہندو نوکر عیسائی نوکر سے بڑھکر ہے؟ کیا یہہ کہنا حقہ صحیح ہے؟ کہانتک سچ ہے اور کہاں تک الزام ہے؟ مدراس نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن کے متمول ممبر کیا تمام عیسائی ملازموں کو نوکر رکھتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ کیا وہ ایک یا کئی لوگوں سے مایوس نہیں ہو چکے ہیں کیا وہ صبر اور بخشش کو اُن کے ساتھ عمل میں نہیں لائے؟ کیا یہہ تعجب کی بات ہے کہ یورپین ہماری مسیحیت کی نسبت ویسی فیصلہ کریں جو وہ ہمارے اُن بھائیوں میں دیکھتے ہیں جو اُن کے نوکر رہے ہیں؟ کیا یہہ ہمارا فیصلہ اُن کی نسبت ایسا ہی خطا آمیز نہیں ہے؟

لہذا باہمی تحمل کی اس وقت میں سفارش کرتا ہوں۔ ہمکو اپنے اصول عمل میں تہ دل سے باہم رعایت کرنی چاہئے ہمکو کمزوروں کی کمزوری کو برداشت کرنا چاہئے۔ اُن کی فطرتی ناقابلیتیں فضل خدا سے مغلوب ہو سکتی ہیں۔

برادرانہ خیال جو ہم یورپین سے طلب کرتے ہیں پہلے خود ہمارے میں مستعمل ہونا چاہئے۔ پدرانہ شفقت جو ہم انگریزوں سے چاہتے ہیں ہمدردی بخشش اور محبت کے ساتھ پہلے ہمیں اپنے بچوں کی طرف ظاہر کرنی چاہئے۔

ہمارے نجات دہندہ کی آلہی تعلیم پر یقین کرنا اور اُسکو عمل میں لانا چاہئے۔ "جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے سلوک کریں تم اُن سے ویسا ہی سلوک کرو۔ خداوند کے ان الفاظ کو یاد رکھو" جس طرح تم عیب لگاتے ہو اُسی طرح تم پر بھی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا" +

مراسلات

دیانندی آریوں کا نئی مے کو پرانی مشکوں میں بھرنیکی کوشش کرنا

(وید ست ودیاؤں کی پستک نہیں)

دیانندی آریوں کا ویدوں کی نسبت یہہ دعویٰ ہے کہ اُن میں ہر طرح کا سچا علم پایا جاتا ہے اور آج کل جو کچھ خوبیاں دنیا کے عالموں نے دریافت کیا ہے یا جو کچھ کسی دینی کتاب میں اچھی باتیں پائی جاتی ہیں وہ سب ویدوں میں پہلے سے ہی موجود ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ قدیم آریا بڑے دانا اور عالم تھے اور ہم اُن کے مقابل میں بالکل بچے ہیں۔ آریا قدیم زمانے کو اپنا سنہرا زمانہ کہتے ہیں مگر یہہ بات بالکل واقعات کے برخلاف اور عقل سلیم کے برعکس ہے۔

ویدوں کے زمانے میں نہ کوئی کتاب تھی اور نہ ہی چھاپے کا ہنر جاری تھا اور نہ ہی ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تک خبر پہنچانے کا وسیلہ ایسا سہل اور عمدہ تھا جیسا کہ آج کل ہمارے ہاتھ میں ہے۔ زمانے نے عجیب ترقی کی ہے نظر یہہ کہ آج تک قدیم سب علم ہمارے پاس موجود ہیں بلکہ لاکھوں عالم ہر سال ہوتے جاتے ہیں اور جب کبھی کوئی نئی بات ایک جگہہ میں معلوم ہوتی ہے تو فوراً تاروں اور اخبارات کے وسیلے سے ساری دنیا میں معلوم ہو جاتی ہے۔

ہندوستان کے ایک مشہور مدبر سر ماڈھو رائے صاحب نے ایک دفعہ مدراس کے کنووکیشن کے جلسہ میں

فرمایا کہ:-

"اس نقصان پہنچانے والی غلطی سے پرہیز کرو کہ ہمارے قدیمی باپ دادے آج کل کے لوگوں کی نسبت زیادہ دانا تھے۔ یہہ بات ہرگز سچ نہیں ہوسکتی ہے۔ جسطرح سے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر سال میں کچھ نہ کچھ علم کو حاصل کرتا جاتا ہے اور سال بسال اپنے علم کے ذخیرے کو بڑہاتا جاتا ہے اسی طرح سے ایک نسل اپنے سے پہلی نسل کے علم میں کچھ بڑہاتی جاتی ہے اور بڑہتے بڑہتے ایک صدی میں علم بہت بڑھ جاتا ہے اس واسطے یہہ کہنا کہ دو ہزار برس پہلے لوگوں کو آج کل کی نسبت زیادہ علم تھا بڑی بیہودگی کا خیال ہے"۔

بالفرض اگر یہہ مان بھی لیا جاوے کہ قدیم زمانے کے لوگ اور آج کل کے لوگ ذہنی حالت میں ایک دوسرے کے برابر ہیں تو یہہ بھی ہمکو ماننا پڑے گا کہ آج کل کے لوگوں کے پاس بہ نسبت زمانہ سابق کے ترقی کرنے کے زیادہ بہتر اور عمدہ سامان موجود ہیں اور ان سامانوں کے سبب سے وہ زمانہ قدیم کے لوگوں کی نسبت بہت جلد اور بہتر ترقی کر سکتے ہیں۔

ویدوں کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ دو قسم کے لوگ ہیں جو آج کل ویدوں کی عظمت کے گن گایا کرتے ہیں۔ اول وہ جو ویدوں کی نسبت کچھ بھی نہیں جانتے اُن میں سے اکثر تو وہ ہیں جو وید چھوڑ سنسکرت کا ایک لفظ تک بھی نہیں جانتے اور شاید ویدوں کی ظاہری شکل کو بھی کبھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہوگا۔ آج کل کے کثرت سے آریا سماج کے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ممبر اس جماعت میں شامل ہیں جو بقول اس پنجابی مثل کے کہ "مرے بابے دی اکھیں وڈیان" ویدوں کے زمانے کا جھوٹھ موٹھ گن گاتے رہتے ہیں۔ دوئم وہ لوگ ہیں جو کنوئے کے مینڈک کی طرح ویدوں اور سنسکرت کی چند کتابوں کے سوائے اور کچھ نہیں جانتے۔ اور جو کسی ایسی بات کو جو ویدوں کے مطابق نہ ہو ماننے کے لئے طیار نہیں ہیں اور اگر لاچاری سے کوئی بات ماننا پڑبھی جاوے تو اُس کو ویدوں سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اس جماعت میں ہمارے ملک کے پنڈت اور پنڈت دیانند شامل ہیں +

جو لوگ براہمہ سماج کی تواریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ براہمہ سماج کے بانی راجہ رام موہن رائے ویدوں کو شروع میں آریہ سماج کی طرح الہامی اور ست ودیاؤں کی پستک مانتے تھے مگر چونکہ اُس کے پیروؤں میں پنڈت دیانند کے اکثر چیلوں کی طرح مکاری کوٹ کوٹ کر نہیں بھری ہوئی تھی بلکہ اُن میں سے کئی دیانت دار اور بے خوف تھے وہ پنڈت دیانند کے چیلوں کی طرح یونہی سُنے سنائے بغیر تحقیقات کے ویدوں کو ماننے کے لئے طیار نہ تھے اس واسطے اُنہوں نے اپنے میں سے چند ہوشیار اور لایق جوانوں کو بنارس میں اس غرض سے بھیجا کہ وہ وہاں جاکر ویدوں کا مطالعہ کریں اور بعد دریافت کامل کے رپورٹ پیش کریں کہ ویدوں میں کیا کیا مضامین پائے جاتے ہیں۔ جب کہ کئی برسوں تک مطالعہ کرکے اُنہوں نے رپورٹ پیش کی تو بابو دیویندر ناتھ ٹھاگور نے جو اُس وقت براہمہ سماج کے ہادی تھے بطور نتیجہ کے کہا کہ "وید قدیم تواریخی وقعت کے لحاظ سے خواہ کیسی ہی عظمت کے لایق سمجھے جاویں مگر ان میں اسقدر بچوں کی باتیں اور غلطیاں اور ناممکنات بھری پڑی ہیں کہ اُن کو الہامی ماننا ناممکن ہے"۔

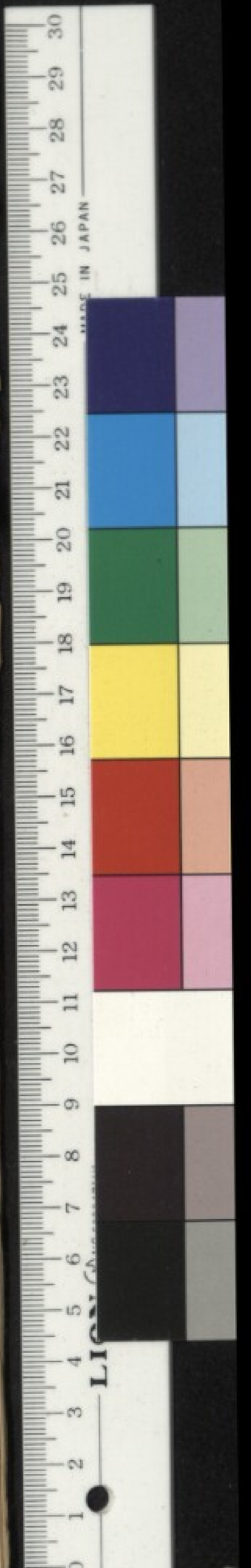
پروفیسر میکس مولر صاحب کہ جنہوں نے اپنی زندگی کے کئی برس رگوید کو ساینا کی تفسیر کے مطابق ایڈیٹ کرنے میں خرچ کی اپنی کتاب بنام "مشرق کی مقدس کتابوں کا دیباچہ" میں کہتے ہیں کہ:-

"اُن عالموں کا جو اپنی زندگی یا تو مقدس کتابوں کے ایڈیٹ کرنے یا اُن کی تشریح کرنے میں خرچ کرتے ہیں یہہ میلان ہوتا ہے کہ جب وہ گندگی اور فضولیات کے ڈھیر میں سے خالص سونے کے چند ٹکڑے حاصل کر لیتے ہیں تو وہ بہ نسبت اُس فضلہ کے کہ جس سے اُنہوں نے وہ خزانہ حاصل کیا ہے خزانہ کی زیادہ تعریف کرنے لگتے ہیں میں اس بات کے لئے اُنہیں الزام نہیں دیتا کیونکہ شاید میں خود بھی اس غلطی میں پھنسنے کا امکان رکھتا ہوں کیونکہ یہ طبعی امر ہے کہ عالم ایک یا دو خوشبودار پھل یا پھول پاکر اس قدر خوشی سے بھر جاتے ہیں کہ وہ کوڑے کرکٹ کا خیال تک نہیں کرتے کہ جس کو اُنہوں نے اپنی تلاش کے وقت الگ پھینکدیا ہے"۔

پھر وہ ویدوں کی نسبت اپنے ایک لیکچر میں یوں فرماتے ہیں کہ:-

"ویدوں کی تواریخی عظمت کی نسبت مبالغہ نہیں ہوسکتا ہے مگر بعضوں نے اُن کی اندرونی خوبی اور خاصکر اُن کے خیالات کی خوبصورتی اور بلندی میں بہت ہی مبالغہ کیا ہے۔ ویدوں کے بہت سے گیتوں میں بالکل بچوں کی باتیں اور تھکانیوالے اور کمینہ اور عام خیالات پائے جاتے ہیں دیوتوں سے ہمیشہ دعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عابدوں کی حفاظت کریں اور اُنہیں خوراک۔ بڑے بڑے گلے اور گھرانے اور عمر کی درازی بخشیں ایسے مقصدوں کے پورا ہونے کے لئے دیوتاؤں کی تعریف کی جاتی اور روز بروز یا خاص خاص موقعوں پر قربانیاں چڑہائی جاتی ہیں . . . . . . بہت سے گیت بالکل بے معنے اور بے مزہ ہیں"۔

ہم نہیں جانتے کہ دیانندی آریہ باوجود اس قدر مخالف شہادتوں کے موجود ہونے کے بھی کہ ویدوں میں بہت سی بچوں کی باتیں اور تھکانیوالے اور کمینہ اور عام خیالات پائے جاتے ہیں اور اُس کے بہت سے گیت بالکل بے معنی اور بے مزہ ہیں پھر بھی صرف پنڈت دیانند کی اندھا دھند پیروی کرکے بیٹھے جاتے ہیں کہ "وید ست ودیاؤں کی پستک ہیں" کاشکہ وہ بھی راجہ رام موہن رائے کے پیروؤں کی طرح اپنی غلطی کو دیکھ لیویں اور ویدوں کو چھوڑکر کہ جن میں گناہگار انسان کے نجات حاصل کرنے کی کوئی تدبیر بتلائی نہیں گئی ہے بائبل



کی طرف رجوع لادیں کہ جس میں گناہگاروں کی نجات حاصل کرنے کی تدبیر خدا کی طرف سے ظاہر کی گئی ہے* باقی آیندہ

بقیہ

کیا قرآن میں کتب مقدسہ بائبل کی تحریف کا دعوےٰ ہے؟

پس آیات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ یہہ الزام جو چند اشخاص جاسوس یہود کو دیا گیا کہ وہ بے اسلوب کرتے ہیں بات کو اُس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہہ ملے تو لو اگر یہہ نہ ملے تو بچتے رہو'' سو یہہ بھی زبانی تغیر و تبدل و مغالطہ دہی کا الزام ہے۔ جیسا کہ تفسیر حسینی سے ہویدا ہے کہ یہہ آیت رجم کے مقدمہ میں ہے یا بموجب بیان عبد القادر وغیرہ کے یہہ آیت قصاص کے مقدمہ میں ہے۔ اور تفسیر حسینی سے ظاہر ہے کہ خیبر سے آئے ہوئے چند یہودی یہہ کہتے تھے کہ آیت رجم یا قصاص کی توریت میں نہیں ہے۔ اور آخر کار بموجب بیان تفسیر مذکور کے یہودیوں کا ایک عالم بنام ابن صوریا فیصلہ کرنے کو طلب کیا گیا اور اُس نے آکر صاف کہا کہ آیت رجم توریت میں موجود ہے۔ جیسا کہ آجتک بھی آیت مذکور توریت میں ہے۔ دیکھو استثنا ۲۲: ۲۲-۲۴ - اور اُس وقت دونوں مجرم رجم یعنے سنگسار کئے گئے۔ چنانچہ اُسی آیت قرآنی کے نیچے کی آیت ۴۷ میں اُن یہودیوں کو جھوٹھ کہنے والے کہا گیا ہے نہ کہ کتاب مقدس میں تحریف کرنے والے۔ اور پھر ۴۷ - آیت قرآنی میں یہہ بیان ہوا ہے کہ وہ کس طرح تجھکو منصف کریں گے (اے محمد) اور اُن کے پاس توریت ہے جس میں حکم ہے اللہ کا'' یعنے آیت رجم یا حکم قصاص جیون کا تیوں توریت میں موجود ہے۔ (کہ تیرے منصف کرنے کی حاجت نہیں) اس لئے پھر ۴۸ - آیت قرآنی میں ایسی تعریف توریت کی ہوئی ہے کہ جس سے ذرا بھی شک نہیں گذرتا کہ اُن چند اشخاص جاسوس نے توریت کو تحریف کر دیا تھا۔ جیسا کہ لکھا ہے '' ہم نے اُتاری توریت اُس میں ہدایت اور روشنی اُس پر حکم کرتے پیغمبر جو حکم بردار تھے یہود کو اور درویش اور عالم اسواسطے کہ نگاہبان ٹھہرے تھے اور اُس کی خبرداری پر تھے'' یعنے مثل ابن صوریا کے ایسے عالم و درویش خدا پرست توریت کے خدا کی طرف سے نگاہبان رہے ہیں جو توریت کو محفوظ رکھتے اور تحریف نہیں ہونے دیتے۔ الغرض تفسیر حسینی کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ کعب و کنانہ و مالک جو مدینہ کے یہودیوں میں سے تھے اور محمد صاحب کی مجلس میں جا کر بیٹھا کرتے اور سزا زانیین کی تازیانہ بتاتے تھے وہ محمد صاحب کو دہوکھا دیتے اور جھوٹھ کہتے تھے اور اُن سے یہہ نہیں ہو سکا کہ صرف مدینہ ہی کے نسخے توریت کے جمع کر کے اپنے منشا کے موافق اُن سے آیت رجم کو نکال دیتے اور اُس کے بجائے سزا تازیانہ لکھہ دیتے۔ کیونکہ جب توریت کو منگا کر محمد صاحب وغیرہ نے دیکھا تو اُس میں آیت رجم ہی پائی گئی نہ کہ سزا تازیانہ لہذا اظہر من الشمس ہے کہ یہاں بھی جو الزام چند یہود مدینہ و باشندہ خیبر کو دیا گیا سو یہہ بھی اُن کی زبانی کارروائی و مغالطہ دہی پر مبنی ہے۔ نہ توریت میں سے کسی لفظ کے کم و بیش کرنے پر۔ اور یہہ الزام اُن چند یہود کو دیا گیا ہے جو اُس وقت محمد صاحب سے مخاطب تھے نہ کہ تمام قوم یہود کو جو اُس وقت نہ صرف ملک عرب میں بلکہ ممالک جہاں منتشر ہو کر سکونت پذیر تھے۔ اور اپنے پاس پاک کتاب توریت کو بڑی تعظیم سے رکھتے۔ اور اسکول دینی جابجا جاری کر کے اپنی مقدس کتابوں کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ لہذا ثابت ہے کہ قرآن میں کتب سماوی کی تحریف کا دعوےٰ نہیں ہے۔

اب ہم چند اقوال مزید ثبوت اور اپنے دعوےٰ کی تقویت کے اور بھی پیش کرتے ہیں جو بہت فکر اور غور کے لایق ہیں۔

۱- امام محمد اسمٰعیل بخاری لکھتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ - یحرفون الکلم عن مواضعہ یحرفون یزیلون ولیس احد یزیل لفظ کتاب من کتب اللہ ولکنہم یحرفونہ یتاولونہ علیٰ غیر تاویلہ -

ترجمہ - خدا تعالیٰ کا یہہ قول کہ تحریف کرتے ہیں کلموں کو اُنکی جگہہ سے - سو تحریف کے معنے ہیں بگاڑ دیتے کے - اور کوئی شخص نہیں ہے جو بگاڑے اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لفظ کسی کتاب کا - لیکن یہودی خدا کی کتاب کو اُس کے اصلی و سچے معنوں سے غیر تاویل پر پھیر کر تحریف کرتے تھے۔

پس یہاں سے ظاہر ہے کہ یہود مدینہ کتب سماوی کے کسی لفظ کو تو تبدیل کر کے کم و بیش تو نہ کرتے تھے اور نہ کر سکتے تھے۔ مگر معنے الفاظ کے اور تاویل اُن کی اپنے علم اور منشا کے موافق کرتے ہونگے - چونکہ معنے الفاظ و تاویل سے محمد صاحب و اُنکے اصحابوں کی مراد پوری ہوتی نظر نہ آتی تھی سو یہہ اپنے مخالفوں کی نسبت بدگماں ہو کر تحریف معنوی و تاویلی تصور کر لیتے تھے - اور یہہ بھی یہود مدینہ کی نسبت نہ کہ تمام جہان کے اہل کتاب کی نسبت ایسا وہم گذر سکتا تھا - لیکن تعجب تو یہہ ہے کہ جس حال میں توریت اصل زبان میں محمد صاحب و عمر خلیفہ کے پاس تھی اور عبد اللہ بن سلام جیسے توریت کے عالم اُن کے محمدی یاروں میں موجود تھے جو اصل زبان عبرانی میں مہارت رکھتے تھے تو پھر کیوں یہود مدینہ کی تحریف معنوی یا تاویلی لفظ بلفظ صحیح کر کے فاش نہ کیا - سو اُن کے سکوت ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالفوں کے روبرو مقابلہ میں عاجز آنے کے سبب سے حرف بہانہ از مثل خالی دہل کے آوازہ ہی تھا - لہذا صاف ظاہر ہے کہ کتب سماوی میں کبھی اور کہیں تحریف نہیں ہوئی -

۲- فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

قد سئل ابن تیمیۃ عن ھذہ المسئلۃ فاجاب فی فتاواہ للعلماء فی ھذا قولین احدھما وقوع التبدیل فی الالفاظ - ایضاً ثانیھما لا تبدیل الا فی المعنی واختیج للثانی -

ترجمہ - ابن تیمیۃ سے مسئلہ تحریف کا پوچھا گیا - پس اُنہوں نے جواب دیا کہ علما کے اس میں دو قول ہیں - ایک یہہ کہ تحریف لفظوں میں بھی ہوئی ہے - دوم یہہ کہ تبدیل نہیں ہوئی مگر صرف معنوں میں - اور اس دوسری بات پر بہت دلیلیں بیان کی ہیں +

۳ - شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب فوز الکبیر میں لکھتے ہیں -

تحریف لفظی در ترجمہ توریت و امثال آں بکار مے برند نہ در اصل توریت - پیش فقیر چنیں محقق شدہ و ھو قول ابن عباس -

ترجمہ - میرے نزدیک یہی تحقیق ہوا ہے - کہ اہل کتاب توریت وغیرہ کے ترجمہ میں تحریف کرتے تھے نہ کہ اصل توریت میں - اور یہی قول ابن عباس کا ہے -

پس جس حال میں اصل توریت میں تحریف نہیں تو ترجمہ کو صحیح کر سکتے ہیں اگر کسی کو کچھ شک ہو تو اصل توریت موجود ہے ترجمہ کو اُس سے ملا لے - لہذا ظاہر ہے کہ تحریف نہیں ہوئی +

۴ - تفسیر درمنثور میں ابن منذر و ابن ابی حاتم نے وہب ابن منبہ سے سورہ بقر میں یوں منقول ہے -

والخرج ابن المنذر و ابن ابی حاتم عن وھب ابن منبہ قال ان التوراۃ والانجیل کما انزلھما اللہ لم تغیر منھما حرف ولکنھم یضلون بالتحریف والتاویل والکتب کانوا یکتبونھا من عند انفسھم ویقولون ھو من عند اللہ وما ھو من عند اللہ فاما کتب اللہ فانھا محفوظۃ لا تحول -

ترجمہ - توریت و انجیل جس طرح کہ ان دونوں کو اللہ نے اُتارا تھا اُسی طرح ہیں اُن میں کوئی حرف بدلا نہیں گیا - لیکن یہودی بہکاتے تھے لوگوں کو معنوں کے بدلنے اور غلط تاویل کرنے سے - اور حالانکہ کتابیں تھیں وہ جن کو اُنہوں نے اپنے آپ لکھا تھا - اور کہتے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے نہ تھیں - مگر جو اللہ کی طرف سے کتابیں تھیں وہ محفوظ تھیں - اُن میں کچھ بدلنا نہیں ہوا تھا +

اب جائے غور ہے کہ اس سے صاف گواہی اور کیا مل سکتی ہے - اس لئے قرآن میں کہیں بھی کتب سماوی کی تحریف کا دعویٰ نہیں ہے - بلکہ برعکس اس کے قرآن میں جابجا کتب سماوی کی نہایت درجہ کی صرف تعریف ہی نہیں ہوئی بلکہ وہ قابل سند و اعتبار کے کہی گئی ہیں جیسا کہ ہم آیندہ ثابت کریں گے - سو صاف ظاہر ہے کہ کتب سماوی کی تحریف کا دعویٰ نہ تو محمد صاحب نے کیا اور نہ قرآن سے پایہ ثبوت کو پہنچ سکتا ہے + باقی آیندہ

بقیہ

افشائے راز محمدی

دفعہ ۷ - محمد صاحب کو کوئی معجزہ نہیں دیا گیا -

دیکھو سورہ انعام ۳ - ۳۷ وان کان کبر علیک اعراضھم فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتاتیھم بآیۃ ۵ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من الجھلین +

ترجمہ اور اگر گراں ہوا ہے اور تیرے منہہ پھیرنا اُنکا - پس اگر سکے تو یہہ کہ ڈھونڈے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے ؟ پس لے آتو ان کے پاس معجزہ یا نشانی اور اگر چاہتا اللہ تو البتہ اکٹھا کرتا ان کو اوپر ہدایت کے پس ہرگز مت ہو جاہلوں سے -

اس آیت سے ذیل کے نتایج منتج ہیں -

۱ - کہ محمد صاحب نے معجزے کی بڑی انتظاری ضرور کی ہے - کیونکہ معجزہ مانگنے والوں نے بہت تنگ کیا ہوا تھا جیسے کہ آگے بیان ہوگا -

۲ - کہ جب جبرائیل کو معلوم ہوا کہ محمد صاحب کی یہہ خواہش جاتی نہیں تو نہایت غصہ ہو کر ذیل کے الفاظ میں محمد صاحب کو جواب ملتا جو نہایت ترش ہے -

اگر معجزہ بغیر تیرا دل اے محمد تسلی نہیں پاتا - تو زمین میں سرنگ لگا کر پاتال سے معجزہ لے آیا آسمان پر سیڑھی لگا کر چڑھ جا اور معجزہ لے آ - (ورنہ لوگوں کے منہہ پھیرنے سے کیوں حیران ہے ؟) لیکن میرے پاس معجزہ نہیں -

۳ - جب جبرائیل محمد صاحب کو معجزہ نہ دے سکا تو یہہ خدا پر الزام لگایا کہ اگر خدا لوگوں کو ہدایت پر اکٹھا کرنا چاہتا تو کر لیتا - اور تب ہی اے محمد تجھکو معجزہ بھی مل جاتا - لیکن خدا تو ہدایت پر لوگوں کو اکٹھا کرنا ہی نہیں چاہتا پس تجھکو معجزہ کس بات کا دیوے ؟ پس تو جاہلوں سے ہرگز مت ہو ؟

او صاحبان معجزہ مانگنا جہالت سے منسوب ہوتا ہے ؟ اگر آج کل کسی کو نبی بنا کر بھیجا ہوتا تو ؟ غرضکہ خدا نے محمد صاحب کو معجزہ نہ دیا - اور ساتھ ہی خدا نے ہدایت کرنی بھی چھوڑ دی - اور لوگوں کو ہدایت پر آج تک اکٹھا نہ کیا - اس کی وجہہ یہی تو تھی کہ معجزہ تھا ہی نہیں تو ملتا کہاں سے ؟ -

انعام ۷ - ۵۸ - قل لو ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم واللہ اعلم بالظلمین -

ترجمہ کہہ تحقیق اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اسکو (تو) البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہارے - اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو +



۱۔ منکرین اسلام معجزے مانگتے تھے۔ لیکن محمد صاحب خاص معجزے کے ہونیکا انکار کرتے ہیں اور یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ معجزے اُسی قدرت کے کام کا نام ہے جو کسی پیغمبر کو خدا کی جگہہ ہو کر بولنے والا ثابت کرنیکو دی جاتی ہے پس جو اس الٰہی قدرت سے کام کیا جائیگا معجزہ کہلائیگا پر محمد صاحب کو اس قدرت سے صاف انکار کروایا جاتا ہے تاکہ لوگ معلوم کریں کہ یہہ خدا کی جگہہ بولنے والا نہیں ہے صاحبان اگر یہہ آیت معجزے کی نفی میں نہیں تو شاید معجزہ عنقا کا نام ہوگا؟ کیونکہ نہ اُس کے ہونے کا ثبوت ہے اور نہ اُس کے نہ ہونے کا؟

۲۔ معجزہ ضرور فیصلے کی بات ہے جس پر خدا بھی محمد صاحب کو مجبور کرتا ہے۔ پر تعجب ہے کہ خدا محمد صاحب کو یونہی تکلیف دے رہا ہے۔ اس لئے کہ خدا محمد صاحب کو معجزہ دیکر فیصلہ نہیں کرنا چاہتا پھر محمد صاحب کو کیوں بھیجا؟ کیا اپنا مقابلہ کرنے کو؟ کہ محمد صاحب تو فیصلہ کرنے کی کوشش کریں اور خدا فیصلہ کرنا نہ چاہے یہہ کیا بات ہے؟ ہاں صاحبان فیصلے پیغمبر کیا کرتے ہیں اور معجزے اُن کے خدا کی طرف سے ہونے کے نشان ہوتے ہیں۔ اور ان کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہوتا ہے۔ پر محمد صاحب کو فیصلے کا اختیار کیوں ہو؟ جبکہ خدا نے آپ کو وہ عہدہ ہی عطا نہ کیا؟ جیسا کہ اب تک ثابت ہے۔

۳۔ معجزہ خدا کی قدرت کا نشان محمد صاحب کے اختیار سے مانگا جاتا ہے یا محمد صاحب کے وسیلے سے مانگا جاتا ہے نہ کہ محمد صاحب کی ذاتی قدرت کا نشان مانگا جاتا ہے؟ پھر اس کہنے کا کیا مطلب ہوا کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جو تم جلدی مانگتے ہو تو کام تمام ہو جاتا؟ کیا کام کا تمام کرنا خدا کو برا معلوم ہوتا تھا کیا بدی میں بہت خوشی خدا کو حاصل ہوتی تھی؟ جو منکرین کا سوال محض محمد صاحب کی قدرت سے منسوب کیا جاتا ہے؟ حالانکہ ان کا یہہ مطلب نہ تھا کہ محمد صاحب اپنی قدرت سے معجزہ دکھلائے؟ یہہ ساری باتیں اس لئے ہیں کہ گرہ میں کچھ نہیں ہے اگر معجزے کی قدرت ہوتی تو کون ڈھیل کرتا؟ غرضکہ محمد صاحب کو معجزہ نہیں دیا گیا +

۴۔ دین اسلام وہ دین نہیں ہے جس کا خدا نے فیصلہ کیا کہ یہی دین مجھکو پسند آیا ہے۔ بلکہ اس میں خدا کی طرف سے گڑبڑ رکھی گئی ہے جس کا فیصلہ خدا نے نہیں کیا۔ ایسی حالت میں تذبذب کی حالت محمدی مذہب کے دنیا میں آنے سے پیشتر بھی عرب میں جاری تھی پس محمدی مذہب نے انسان کے واسطے کچھ نہیں کیا۔ اس پر طرہ یہہ کہ اس دین کو خدا نے پسند کیا ہے دیکھو۔

سورہ مائدہ ۱۔ رکوع الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الیٰ آخرہ

ترجمہ آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا۔ اور پوری کی اور تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین۔

اب ناظرین غور کریں اور سوچیں کہ جس حال خدا نے اس مذہب کا فیصلہ ہی نہیں کیا پھر اگر ایسی گڑبڑی کی حالت کو خدا پسند کرتا ہے تو قصور کس کا؟ اور جو ایسی حالت میں جلد ئیے ان کا خون کس کے سر ہے؟ خدا نکرے کہ ہمارا حال ایسا ہو۔ اس میں ضرور دھوکھا ہے خواہ کوئی ہماری بات مانیں یا نہ مانیں پر ہم ضرور کہیں گے کہ گڑبڑ میں ضرور دھوکھا ہے اور گڑبڑ خدا کو کبھی پسند نہ ہوگی +

باقی آیندہ

محمدیوں کے ناپایدار خیالات

تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ جب میں بازار کو جا رہا تھا۔ ناگہاں ایک شخص کسی گانوں کے رہنیوالا جس سے میری واقفیت تو چنداں نہیں تھی۔ ملا اور اُس نے مجھے بڑی محبت سے بلایا۔ اور کچھ گفتگو کے بعد مجھسے پوچھا کہ میں نے سُنا ہے کہ آپنے سادات کے نام کو ڈبا دیا یعنے عیسائی ہو گئے میں نے جواب دیا کہ ہاں بھائی یہہ سچ ہے کہ مینے عیسائی دین کو بڑی خوشی سے قبول کر لیا ہے۔ کیونکہ نجات خداوند مسیح سے ہے۔ اور کسی سے مطلقاً نہیں ہو سکتی ہے۔ یہہ سنکر بولا کہ افسوس کی بات ہے آپنے درصل بہت ہی نامناسب کام کیا۔ کہ حضرت محمد صاحب کی آلؑ اولاد میں سے ہو کر پھر آنحضرت کو گویا رد کر دیا۔ مگر آپ یہہ سمجھ رکھیں کہ دن قیامت کے آپکا مُنہہ سیاہ ہوگا اور ابدی سزا کے وارث ہوگے۔ کیونکہ جب عیسیٰ کو صلیب دینے لگے تو خدائے واحد کی قدرت کاملہ سے عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ اور عیسیٰ کی عوض اُسی شکل کا آدمی مصلوب ہوا۔ اور شیطان سے اہل نصاریٰ کے لئے کل نصیحتیں جو انجیل اس دین کی بنیاد ہیں ایجاد ہوئیں بھلا یہہ ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہووے اور وہ گنہگاروں کے لئے قربان ہووے۔ خدا کو بیٹوں کی کچھ ضرورت نہیں وہ خود خدا ہے۔ اور عالم الغیب خدا ہے۔ یہہ بڑا بھارا شرک ہے کہ عیسائی لوگ خدا کی واحد و پاک ذات کو جو لاشریک ہے۔ دھبا لگاتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب عیسائی لوگ خدا کو ایسا دھبہ لگاتے ہیں تو عیسیٰ کو آسمان میں بڑی شرم آتی ہوگی۔ اور توبہ توبہ کر کے خدا کے حضور میں کلمہ استغفار کا پڑھتا ہوگا۔ اور نہ انجیل اور نہ اس سے پہلے کوئی عیسائیوں میں سے بزرگ ہو کر مرا ہے۔ کہ جس کی خانقاہ پر خلق اللہ اگر اُس بزرگ کے ذریعہ سے اپنی رفع حاجات کے واسطے آویں۔ اور فیض پاویں۔ چنانچہ ایسے بزرگ دین محمدی میں ہیں کہ جو صدہا سال سے اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ الا ان کی خانقاہیں آجتک موجود ہیں۔ اور خلق خدا اُن کی خانقاہوں پر جاتی۔ اور ان کی رفع حاجات ہوتیں۔ اور اگر کوئی اُن بزرگوں کی خانقاہ پر جاوے اور کسی قسم کی بےعزتی کرے تو اُس کو سزا ہوتی۔ اور یہہ بھی آپ سمجھ لیویں کہ محمد صاحب اور خدائے واحد میں کچھ فرق نہیں ہے چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب وحی آنحضرت کے پاس کچھ پیغام

اُنہی لے کر آیا تو اُس وقت حضرت محمد دستار مبارک باندہ رہے تھے۔ اس موقعہ پر حضرت نے جبرائیل فرشتہ سے پوچھا کہ جو احکام آپ میرے واسطے لاتے خدا کی حضور سے کس طرح ملتے اُس نے جواب دیا کہ میں ایک نوری چادر کے باہر بلا یا جاتا ہوں اور جو حکم مجھے ملتا ہی میں آپ کے پاس لاتا ہوں تب حضرت نے کہا کہ آج آپ نے ضرور اُس پردہ کے اندر جانا۔ فرشتہ نے یہہ مصرع پڑھکر کہ (اگر یک سرِ موئے برتر پرم۔ فروغ تجلی بسوزد پرم) کہا کہ میری کیا مجال کہ ایک بال سر کے موافق آگے جاؤں۔ مگر حضرت نے فرشتہ کو بر بلا پردہ کے اندر جانے کا حکم دیا۔ سو جب وہ مجبور ہوا۔ تو وہ اُس دن پردہ کے اندر گیا۔ کیا دیکھتا ہی کہ حضرت وہاں بھی دستار مبارک باندہ رہے تھے۔ سو فرشتہ ہکا بکا رہگیا۔ اور کہنے لگا کہ سبحان اللہ سچ ہی کہ حضرت سب جگہہ آپکا ہی نور وظہور ہی۔ تب حضرت نے کہا کہ سچ ہی کہ اول ما خلق اللہ نوری یعنے سب سے پہلے ہمارا ہی نور تھا۔ اور پھر خدا نے آنحضرت کے حق میں صاف فرمایا ہی کہ لولاک لما خلقت الافلاک (یعنے اے محمد اگر میں نا پیدا کرتا تمکو تو نہ پیدا کرتا زمین و آسمان کو)

اور سُنئے کہ حضرت نے جب وفات پائی تو صحابوں سے ایک اُس وقت موجود نہ تھا۔ اُس کی خاطر لاش کو امانتاً زمین میں گاڑ دیا جب وہ اصحاب آیا۔ اور لاش نکالی گئی۔ تو حضرت کے ہونٹھ مبارک ہلتے ہوئے پائے تب سب نے غور کیا۔ کہ ہونٹھ کیوں ہلتے ہیں اور کیا الفاظ نکلتے ہیں جب اصحابوں نے غور کیا۔ تو لفظ امتی۔ امتی نکل رہا تھا۔ جس کا ترجمہ یہہ ہی کہ (اے خدا اے خدا میری اُمت کو بخش) اور یہہ کلمہ تا روز قیامت حضرت کی زبان سے جاری رہے گا۔ سو آپنے بڑی غلطی کری۔ کہ ایسے حضرت کو چھوڑ کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔ اور خصوصاً گڑھے میں گر گئے۔ آپ جلدی توبہ کریں غرض اُس شخص نے بڑا طول وطویل قصہ کیا۔ اور اس اثنا میں بہت آدمی جمع ہو گئے۔ اور میری کوئی نہیں سُنتا تھا۔ جب یہہ آدمی تھک گیا۔ تو مینے کہا کہ بھائیو اب اگر کہو تو میں کچھہ عرض کروں۔ تب ایک نے کہا کہ اچھا کہو اور وہ خود ہی اگر کوئی کچھہ میری بات چیت میں بولتا تھا تو کہتا تھا کہ سن ذرا چپ رہو اس کی بھی سن لو۔ اُس وقت مینے اُن سے کہا کہ جو محمد صاحب کی بابت آپنے ذکر کیا یہہ کہاں لکھا ہی ذرا مجھے بتلا دیں۔ کیونکہ قرآن میں ایسا ذکر کہیں نہیں ہی۔ حالانکہ قرآن اہل اسلام کے لئے ایک بھاری بنیاد دینہی اور اس پر سارا اُس دین والوں کا دار و مدار ہی۔ اور خاص کر قرآن میں لکھا ہی کہ جب خدا نے حضرت کو گنہگار دیکھا تو سورہ مومن میں اگر آپ دیکھیں تو صاف لکھا ہی کہ فاصبر ان وعد اللہ حق واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار یعنی اے محمد تو صبر کر کہ خدا کا وعدہ سچا ہی اور اپنے گناہوں سے معافی مانگ اور صبح و شام خدا کا شکر کر۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جب محمد کو خدا نے گناہوں میں غلطاں و پیچاں دیکھا تو فرمایا کہ بس اب صبر کر اور میرا وعدہ سچ کر مان کہ میں گنہگاروں سے نفرت کرتا ہوں اور ضرور تو مجھسے معافی مانگ۔ اور میرے رحم کیلئے کہ میں تجھے ایسی ناپاکی کی حالت میں دیکھکر حکم دیتا ہوں کہ اب صبر کر اور معافی مانگ شکر کر۔ کہ میں نے بجائے دینے سزا کے تمہیں معافی دینی مناسب سمجھی سو سچ ہی کہ وہ رحیم خدا کسی گنہگار کی ہلاکت نہیں چاہتا جیسا کہ انجیل متی کے ۱۱/۲۸ آیت میں ہی کہ خداوند مسیح خود فرماتا ہی (اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھہ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا) سو اے بھائیو خداوند مسیح گنہگاروں کیواسطے اس جہان میں انسان بنکے آیا۔ اور ہزاروں طرح کے دُکھہ اور تکلیف اُٹھا کر آخر کار مصلوب ہوا۔ اور وہ گنہگاروں کو اپنے پاس بڑی محبت سے بلاتا ہی اور سب پیغمبر کہتے ہیں کہ خدا کے پاس جاؤ پر مسیح فرماتا ہی کہ میرے پاس آؤ۔ اس لئے کہ وہ خدا ہی۔ اور پھر خداوند مسیح فرماتا ہی کہ (میں تمہیں آرام دونگا) اور اور پیغمبر لوگ کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہیں بتلا دیں گے کہ کہاں سے آرام مل سکتا ہی۔ الا اس پر خداوند مسیح فرماتا ہی کہ (آؤ میں تمہیں آرام دونگا) +

اب آپ ذرا غور فرماویں کہ یہہ کس کی آواز ہی آیا خدا کی ہی یا کسی مخلوق کی۔ میرے بھائیو ایسی بات کبھی کسی مخلوق نے نہیں کہی۔ کہ تھکی ماندہ روح کو میں آرام دونگا۔ اور نیز کسی مخلوق کو ایسی بات کہنی صریحاً کفر ہی۔ مگر صرف خدا کو جائز ہی جو سب پر قادر ہی اور سب پر اختیار رکھتا ہی۔ سو خداوند مسیح خود خدا ہی اور وہ فرماتا ہی۔ اور سچ ہی کہ ہر ایک قسم کا دُکھہ و تکلیف وغیرہ خدا سے دوری میں ہیں اور سارا آرام و خوشی و سکھہ خدا کی نزدیکی میں ہی۔ پس اگر کوئی آدمی نجات چاہے تو جو طریقہ خدا نے مقرر کر دیا ہی اُسی طریقہ سے لے سکتا ہی اور مقررہ طریقہ سے ضرور آرام ملے گا۔ اور معرفت کے اسرار کھلیں گے۔ اور خداوند مسیح تمام گنہگاروں کے لئے صلیبی موت سے مرا ہی۔ اور خود بلاتا ہی جو کوئی اُس پر ایمان لاویگا وہ ضرور نجات پاویگا۔ اور محمد صاحب کو جس حالت میں خدا معافی مانگنے کے واسطے فرماتا ہی نجات کے لئے کیا اُمید کیجا سکتی ہی۔ اور اُنکی پیروی کرنی بالکل نادانی ہی۔

میرے بھائیو کہیں قرآن میں ایسی آیت نہیں ملتی کہ جس سے گنہگاروں کے لئے تسلی حاصل ہووے آپنے جیسا قصہ مجھے سُنایا وہ قرآن میں کہیں نہیں ہی۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ یہہ آپکے لچر و پوچ خیالات ہیں۔ خدا کا شکر آپ لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولے اور آپ لوگ خداوند مسیح کے پاس آؤ اور خدا تعالیٰ کے حضور پکار کر کہو کہ اے ہمارے باپ آسمانی ہم گنہگاروں پر خداوند مسیح کی خاطر سے رحم کر۔ اس کے بعد سب ناراض ہو کر لاحول لاحول کہتے ہوئے چلے گئے۔ سو سوائے افسوس کے ایسے خیالات کو مگر ناپائیدار نہ سمجھا جاوے تو اور کیا سمجھا جاوے +

راقم

کمترین سعید الدین ٹھٹھکو

——— * ———

ماریہ قبطی اور محمدؐ

یہہ کوئی نیا جھگڑا تو نہیں۔ وہی پرانی کہانی۔ کہ محمد ماریہ لونڈی سے ہم بستر ہوا۔ اور حفصہ کی ناراضگی کی وجہہ سے محمد نے اُس کو اپنے لئے قسم کھاکر حرام کیا۔ اور پھر قسم توڑ کر اُس کے ساتھ کارروائی کی۔

مگر حال میں ایک رسالہ بندہ کی نظر سے گذرا ہے۔ جس میں ایک محمدی نے محمد کو اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ خوب کیا۔ شاباش۔ اب کوئی نہ کہے کہ محمد حفصہ کے گھر ماریہ لونڈی سے ایسا ویسا کرتا تھا۔ صاحب نور افشاں آپ بھی مہربانی سے مشتہر کردیں تاکہ محمد کی تردامنی سے کوئی داغ تو دور ہو۔ اور ہمارے محمدی بھائیوں کو کچھ سہارا ملے۔ میں اس محمدی کو مختصر طور پر دو تین باتوں کا جواب دیتا ہوں۔

قولہ۔ یہہ اعتراض پادری فانڈر صاحب نے شیعوں کی کتاب حیات القلوب سے اخذ کیا ہے۔

اقول۔ اچھا جناب تو پھر آپ پادریوں کو کیوں گالیاں دیتے ہیں۔ پادری صاحبان جھوٹ تو نہیں کہتے تمہاری کتابوں میں سورہ تحریم کی شان نزول میں یہہ حدیث ہے۔ آپکے پاس اس کے غلط ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور شہد ترک کرنے پر قسم کھانے کی حدیث کی صداقت کا کیا ثبوت۔ آپ تو مذہبی کی روایت کو کہتے ہیں کہ معتبر نہیں۔ اس لئے کہ محمد کا حال کھلتا ہے۔ اس کا جھگڑا آپ شیعوں سے کریں۔ جو آپکے بھائی ہیں۔ ہمارے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں۔ ہم تو آپکی کتابوں کے موجب یہی کہینگے کہ محمد ماریہ سے ہم بستر ہوا۔ بالفرض محال آپکی بات مان لیں۔ تو کیا ہوا۔ محمد سے اس گناہ کا دھبہ اُٹھ گیا۔ باقی سب باتیں اس کے متعلق آپ تسلیم کرتے ہیں۔ صرف ماریہ کے بجائے شہد ہے۔ باقی قسم کھانا اور قسم توڑنا اور خدا کو اس میں شامل کرنا۔ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ اسکی ہزار تاویل کریں۔ ہم ایسے خدا اور اُس کے ایسے رسول کو سلام کرتے ہیں۔

پھر کثرت ازدواجی پر کہتے ہیں کہ جس طرح انبیاء سابق داؤد و سلیمان وغیرہ نے بہت عورتیں کیں۔ محمد نے بھی کیں۔ اس کا جواب اس قدر کافی ہے کہ اُنہوں نے نفسانیت سے ایسا کیا۔ اور محمد نے بھی ایسا کیا۔ علاوہ اس کے معلوم ہو کہ محمد کی کثرت ازدواجی اُس کی نبوت کی مانع نہیں۔ اور نہ ہم ایسا مانتے ہیں۔ اس سے صرف اُس کی نفسانیت ظاہر ہے۔ جس طرح محمد کو اُس کے خدا نے قرآن میں چچا۔ پھوپھا۔ ماموں وغیرہ کی بیٹیاں عنایت کی ہیں۔ مگر انبیاء سابق نے کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر اُنہوں نے کبھی خطا کی تو توبہ بھی کی۔ مگر یہہ تو عربی ... تھے۔

قولہ۔ الہامی محاورہ میں عورت کو جوتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اقول۔ نہیں معلوم وہ کونسا الہامی محاورہ ہے۔ اور وہ کونسی الہامی کتاب ہے۔ جس میں ایسی ناپاکی اور بیغرتی اور شرارت کا محاورہ ہے آپ نے اس کی بابت گلدستہ شادآب صفحہ ۱۲۱ کا حوالہ دیا ہے۔ خیر کہیں سے ہو آپ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ میں اس خیال ہی کو نجس اور ناپاک اور لعین ٹھہراتا ہوں۔ لیکن آپکے قول اور ایمان کے مطابق اگر سچ مچ عورات جوتیاں ہیں۔ تو مہربانی سے فرمائیے کہ عبداللہ کی عورت امینہ عبداللہ کے واسطے جوتی تھی یا نہیں جس کا ظہور محمد ہے۔ پھر محمد کی عورتیں مومنین کی مائیں کہلاتی ہیں۔ مگر چونکہ وہ عورتیں ہیں اس لئے وہ جوتیاں ہیں۔ بعد وفات محمد کوئی اُن کو نکاح میں نہ لاسکتا تھا۔ اب مومنین ان کو کیا کریں گے۔ سر پر ماریں گے اور کیا کریں گے۔ کیسی شرم اور بیحیائی کی باتیں ہیں۔ آپ بھی تو اپنے باپ کی جوتی سے پیدا ہوئے ہیں شرم ہے۔ ایسے لوگ بھی دین کی صداقت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور محمدیت کو عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔ ایسے پلید خیال عرب میں پیجیئے۔ ہم تو تمام بزرگ عورتوں کو اس طرح عزت کرتے ہیں جیسے ماں کی۔ آپ جوتیاں سر پر اُٹھائے پھرتے ہیں +

قولہ۔ پادری بتائیں کہ (محمد نے) اپنی عمر کے ۲۵ سال تک کیوں دوسری عورت سے نکاح نہ کیا +

اقول۔ حضرت آپ بھی اگر کسی مالدار عورت سے شادی کر کے مالدار ہو جاویں تب اس کا جواب مل سکتا ہے دو لفظوں میں اس کا جواب یہہ ہے کہ خدیجہ کے ڈر سے۔ ورنہ جیوں ہی اُس نے آنکھ بند کی اور حضرت نے بیوہ۔ کنواری۔ مطلقہ کوئی نہ چھوڑی۔ حتیٰ کہ متبنیٰ کی چاہتی کو بھی نہ چھوڑا یعنی زینب کو جو روز زید کے گھر کو اُجاڑا

قولہ۔ ہاں یہہ انسان کا اختیار ہے کہ عبادت الٰہی میں فراغت ملنے اور دنیا کے مخمصوں میں زیادہ پھنسنے اور مصلحت کے لحاظ سے ایک ہی پر اکتفا کرے اور صابر ہو تو ایک بھی نہ کرے۔

اقول۔ آپکے قول کے مطابق محمد ان خوبیوں سے بھی پیچھے رہگیا۔ وہ صابر نہ تھا۔ نہ اُس کو عبادت کی پرواہ تھی۔ نفسانی آدمی تھا۔

قولہ۔ صرف ایک عورت سے شادی کرنا شاذ و نادر نہیں بلکہ سب سے زیادہ تہذیب یافتہ مسلمان ملکوں میں یہہ ایک عام قاعدہ ہے۔

اقول۔ تو آپ کے قول سے زیادہ عورات سے شادی کرنا بدتہذیبی ہوئی اور اس بدتہذیبی کا رواج دینے والا محمد ہوا۔ بس یہی ہمارا مطلب ہے۔ سب سے تہذیب یافتہ ملک آپکے خیال میں کونسا ہے۔ کیا عرب ہے اُس کی تہذیب تو عالم پر روشن ہے۔ ترکی ہے۔ جہاں شاہ عبدالعزیز کی عورتوں سے ۵۳ کشتیاں بھری تھیں۔ اور مجوسیوں کی پاکدامن عورات کو ناپاک کرتے ہیں۔ جہاں ساری دُنیا کی تاریکی اکٹھی ہو رہی ہے۔ پھر اور کون ملک ہے۔ کیا ہندوستان۔ آپ مہربانی سے کھانا پینا رزق بھاگ والا صاحب ثروت ایک آدمی (جو

پکا محمدی ہو بتاؤ وہیں جس کے گھر میں صرف ایک عورت ہو۔ دو چار سے کس کے ہاں کم ہونگی - واہ تمہاری تہذیب -

قولہ - تعداد ازدواج کے باعث مسلمانوں کے ملک پیشہ ور عورتوں سے بالکل بری ہیں -

اقول لہ ترکی اور عرب کا تو ٹھیک پتہ نہیں جہاں بے شمار قحبہ خانے پڑے ہیں - اور خاص عرب میں یہہ حال ہے کہ ایک حاجی صاحب نے بیان کیا کہ مکہ میں جس قدر عورات ہیں سب منکوحہ کسبیاں ہیں - ہر مسافر سے نکاح کر لیتی ہیں - اور صبح کو طلاق پرسن لیا - عرب کی تمام منکوحہ عورات بھی کسبیاں ہیں - وہ حاجی صاحب کہتے تھے کہ ایک عورت نے بیان کیا کہ بیس دفعہ نکاح کر چکی ہوں - جبکہ حلالہ وغیرہ اسلام کی شریعت ہو - تو بس پھر کسبیاں کہاں -

ہندوستان کا حال دیکھ لو - یہہ سب ارباب نشاط مراسی وغیرہ اور بازاری فاحشہ عورات یہہ سب مومنات ہونگی - پیشہ ورکیوں شرم کی بات ہے - اس طرح ایک بُرائی کو چھپانے کے واسطے اور دس جھوٹ بے خوف بولے جاتے ہیں + محمد کی ان الزاموں سے بریت نہیں ہو سکتی

راقم ابو یوسف

واقعات و حکایات

نمبر ۱

حال کی معلومات کی گواہی عہد عتیق کے بارے میں

یہاں خاص کر مصر دریائے دجلہ اور فرات کی وادی فلسطین اور سینا کے جزیرہ نما کی معلومات کا ذکر ہوگا - موجودہ صدی کے شروع تک مصر اور اہل مصر کے بارے میں تواریخ صرف بائبل اور یونانی مصنف مثلاً ہیروڈوٹس - اور ڈایوڈورس سے ملتی ہے بائبل میں جو اُس ملک کا بیان ہے وہ زیادہ ٹھیک سمجھا جاتا تھا بہ نسبت یونانی تواریخ کے کیونکہ وہ مصریوں سے بہت واقف نہ تھے اس لئے مصر کی تواریخ دریافت کرنے کے لئے مصری نسخوں سے فائدہ اُٹھانا ضرور ہے سولہویں صدی سے اٹھارہویں صدی تک یورپ کے عالموں نے مصری کتبوں کے پڑھنے اور ان کے معنے دریافت کرنے کی بہت کوششیں کیں پہلے پہل ایک عالم نے یہہ دریافت کیا کہ تصویریں حروف ہیں اور الفاظ ہیں سنہ ۱۷۹۹ء میں ایک فرانسیسی افسر نے ایک بڑا سیاہ پتھر دریافت کیا جس پر یہہ تصویری کتبہ یونانی اور ایک تیسرے قسم کے حروف لکھے ہوئے تھے یونانی کتبہ تو آسانی سے پڑھا گیا کہ اس میں ایک حکم ہے جو بطلمی - ایپی فینس نے دیا تھا جو مسیح سے ۱۹۰ برس پہلے تھا یہہ پتھر فرانسیسیوں نے جنرل ہچنسن صاحب کو دیا اور اُس نے انگریزی عجائب خانہ کے نذر کیا -

یورپ کے لوگوں نے بہت وقت اور روپیہ خرچ کیا کہ قبریں اور کھنڈرات کھودی جاویں ان قبروں سے نہ صرف مُردہ نکلے بلکہ اُن کے ساتھ کتابیں جو وہ پڑھا کرتے تھے اور وہ اسباب جو گھروں میں استعمال کرتے تھے مصری عورتوں کے زیور اور جنگ کے سامان حرفت کے اوزار جوا کے پانسہ بچوں کے کھلونے عورتوں اور مردوں کی تصویریں قبروں میں بعض کتبوں سے آیندہ جہان مُردوں کی عدالت نیک روحوں کے بہشت اور روحوں کے تناسخ کے بارے میں حال معلوم ہوتا ہے مجملاً مصریوں کا عقیدہ یہہ تھا کہ آدمیوں میں روح ہے ذہن ہے اور عقل ہے اور روح بہت مدت کے بعد اپنے بدن کے پاس پھر آتی ہے اس لئے اُسکو مصالحوں میں رکھتے تھے مرنے کے بعد آدمی کا دل پاتال کے دیوتا کے دربار میں لایا جاتا ہے وہاں وہ راستبازی کے مقابل تولا جاتا ہے اُسکا نتیجہ دیوتاؤں کے پاس بیان کیا جاتا ہے بابل اور اصطخر (۱۴۰۸ء) میں قدیم نینوہ کی جگہہ کھودی گئی لیکن کچھ کامیابی نہ ہوئی - سنہ ۱۸۴۵ء میں پھر کوشش کی گئی اس وقت سر حریب اَسر حدون اَسر بنی پال کے محل نکل آئے اور بعض تختیں بھی ملیں جو نینوہ کے بادشاہوں کے کتب خانہ میں داخل ہیں جن میں اب بائیس ہزار انگریزی عجائب گھر میں موجود ہیں ان تختیوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوا کہ اُن میں تواریخ کے کتبہ علم نجوم اور حساب اور قواعد کا بہت ذکر ہے ان کے ذریعہ سے بابل اور اصور کی بہت سی تواریخ اور ان ملکوں کی زبان کا حال اب معلوم ہو گیا ہے پچھلے کے علاقہ میں جو کھودنے کا کام اس صدی کے شروع سے جاری ہے اُن سے بیش بہا نتیجہ نکلے ہیں اور وہ پتھر وغیرہ سب عجائب گھر میں رکھے گئے ہیں اُن کے ذریعہ سے بائبل میں جو رسموں اور زبانوں کا ذکر آیا ہے بہت تشریح ہوتی ہے اُن کے حروف مسیح سے ۳۸۰۰ برس پہلے موجود تھے اور ۸۰۰ برس پہلے کے کتبوں کی شہادت ملتی ہے +

(باقی آیندہ)

گوسائیں والے کا میلہ

یہہ ایک گوسائیں سادھو جی کا میلہ موضع گرائی ضلع انبالہ میں ہوتا ہے - یہاں پر ایک باغ میں ایک مندر ہے شاید کسی گوسائیں سادھو جی کی سمادھ ہے جس پر ہزارہا عورتیں اور مرد جمع ہوتے ہیں - اس سمادہ کے چاروں طرف بہت سے ننگے بیراگی مونڈ مُنڈائے - جٹا رکھائے - بھبوت رمائے اور لال لال آنکھیں بنائے فقیر بنے بیٹھے ہیں - لمبی لمبی چلموں میں چرس پیتے اور زور سے دم لگاتے - کلیجہ کو پھونکتے اور نشہ کی حالت میں حیوانوں کی طرح خاک دھول میں پڑے رہتے ہیں -

اس مندر میں مرد اور عورتیں روپیہ پیسہ چڑھاتی ہیں - منتیں مانتی - سجدہ کرتی ہیں - ماسوا اس کے یہہ میلہ بڑا ہی گندہ میلہ ہے - بدمعاش دس دس بیس بیس کی ٹولیاں بن کر گندے اور فحش گیت گاتے اور بولیاں سناتے ہیں - ادھر عورتوں کا بھی عجب بے حال ہے - آنکھوں میں سُرمہ لگا کر کسبیوں



کی مانند بنا وُٹھنا وُکر میلے میں آتی ہیں اور بغیر مذاق اور ٹھٹھا بازی بات نہیں کرتیں بلکہ ایسا بھی دیکھا گیا ہی کہ بعض عورتیں شراب کے نشہ میں مدہوش ہوکر میلہ میں پڑی پھرتی ہیں۔

موضع گرائی ایک بڑا گاؤں ہی بپٹسٹ مشن کا اس جگہہ تقریباً پانچ سال سے کام جاری ہی۔ اس میلہ میں منادی کی گئی اور راہ راست کی خبر دی گئی۔ شاید بعضوں پر اثر ہوا ہو۔

کیا ہند کے ریفارمر خصوصاً آریہ سماج کے لیڈر ایسے گندے میلوں کا کوئی انسداد کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتے ہزاروں جوان مرد و عورت انہیں میلوں کے سبب ہمیشہ کے لئے برباد ہوتے ہیں۔ کیا اہل ہنود کو مسیحیوں کی مخالفت کرنے فرصت نہیں ہوتی کہ اس طرف دھیان کریں +

(نتھانیل از جنی کلان)

لیجئے مسٹر شاستری صاحب کی چٹھی کا ترجمہ

ہم اپنے پچھلے دو پرچوں میں مسٹر گوپال شاستری کے بپتسمہ کی نسبت جو جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی اخبار عام۔ لولیمز نیوز انیس ہند۔ اناڑ گزٹ۔ وغیرہ وغیرہ اردو اخباروں نے شایع کی ہی تردید کر چکے ہیں۔ اگرچہ ہم مسٹر شاستری کی ایک چٹھی کا ترجمہ جو انہوں نے ایک انگریزی اخبار میں لکھ بھیجی تھی شایع کر چکے ہیں مگر تو بھی افسوس ہی کہ ابتک کسی اردو اخبار نے اپنی غلطی کو نہیں مانا اور اپنے کالموں میں اپنی جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی تردید نہیں کی۔

ہمنے اخبار عام کا وہ ٹکڑا کہ جس میں اڈیٹر صاحب نے ”عیسائیوں کی عجیب حرکت“ کا عنوان دیکر مسٹر شاستری کے بپتسمہ کی نسبت لکھا تھا پادری مینورنگ صاحب کے پاس بھیجدیا تھا کہ وہ مسٹر شاستری سے چٹھی لکھوا بھیجیں۔ چنانچہ اُن کی چٹھی ہمارے پاس پہنچ چکی ہی کہ جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

پیل کا ٹیجز۔ سر نپور۔ ناسک
مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۶ء

معزز اور پیارے صاحب :-

میں اخبار کے اُس ٹکڑے کے لئے جو آپنے پادری مینورنگ صاحب کے پاس بھیجا ہی آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے بپتسمہ پانے کا حال جو لاہور کے اخبار عام نے لکھا ہی بالکل جھوٹھہ اور بدنام کرنے والا ہی۔ اُس اخبار کی ایک بات بھی جو میری نسبت لکھی گئی ہی سچ نہیں ہی۔ شروع سے آخر تک ساری کہانی جھوٹی ہی۔ اخبار عام ہی اکیلا اخبار نہیں ہی کہ جس نے یہہ من گھڑت کہانی شایع کی ہی بلکہ یہہ بغض سے بھری بات اس سے پہلے ہندوستان کے ۱۲ اخباروں میں سات مختلف زبانوں میں چھپ چکی ہی اور اب جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی جاتی ہی۔

ہم نے اُن کی تردید کی ہی اور کئی اخباروں نے ہماری چٹھیوں کو چھاپ دیا ہی بنگال اور بمبئی کے بعض اڈیٹروں نے معافی مانگ لی ہی اور بعضوں نے معافی مانگنے کا وعدہ کیا ہی۔ اس واقعہ سے برہمنوں کے دل جل گئے ہیں اور بعض برے دل والے برہمنوں نے یہہ سب بکھیڑا کیا ہی۔

نہ ہی میرا سر حجام سے چھوا گیا تھا اور نہ ہی میری چیزیں گرجا گھر میں لیجائی گئیں تھیں۔ میں نے بپتسمہ کی درخواست کی اور مسٹر مینورنگ نے مجھے بپتسمہ دیا آج مجھے بخار ہی۔

آپکا صادق دوست
جی شاستری

اس سے بڑھکر اور قطعی شہادت کیا ہو سکتی ہی کہ جو کچھہ ہمارے اردو ہمعصروں نے مسٹر شاستری اور پادری مینورنگ صاحب کی نسبت لکھا ہی بالکل غلط اور بناوٹی ہی؟ اب بھی اگر ہمارے ہمعصر اپنے اپنے اخباروں میں اس کی تردید شایع نہ کریں سوائے اس کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ عیسائی مذہب کی نسبت اُن کو ایسا تعصب ہی کہ یہہ جان کر بھی کہ جو کچھہ انہوں نے لکھا ہی بالکل جھوٹھہ اور بے بنیاد ہی تو بھی اُس کی تردید کرنا نہیں چاہتے۔ کیا اس قسم کے متعصب اور جھوٹھے اخباروں کی گورنمنٹ میں کچھہ قدر ہو سکتی ہی؟ یا ان کی خبروں پر اعتبار کیا جا سکتا ہی؟ کیا ایسے جھوٹھے اور ضد سے بھرا اخبار کسی ملک کے سچے خیرخواہ ہو سکتے ہیں؟ ایسے اخبار کسی ملک کی بھلائی کے بجائے اُسکو نقصان پہنچانے کا وسیلہ ہوتے ہیں۔

ہم آج پھر شاستری جی کی اصل چٹھی کا ترجمہ شایع کر کے اپنے ہمعصروں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ سچائی کا کچھہ پاس رکھتے ہیں اگر اُن کا مقصد پبلک کو جان بوجھہ کر دھوکھا دینا نہیں ہی۔ اگر وہ اپنے ملک کے سچے خیرخواہ ہونے کا دم بھرتے ہیں تو وہ اپنے اپنے اخباروں میں مسٹر شاستری اور پادری مینورنگ صاحب کی نسبت اپنی غلطی کی تردید کریں۔

ہم نہیں جانتے کہ کیوں اس ہفتہ ہمکو اخبار عام کا پرچہ جو بطور تبادلہ ہمارے دفتر میں پہنچتا رہا ہی بھیجا نہیں گیا +

مسوپوٹامیہ کے نجم پرست

پادری ذویمر صاحب مقیم بحرین مسوپوٹامیہ کے ستاروں کے پوجنے والوں کا عجیب حال بتاتے ہیں۔ اُن کا بیان ہی کہ یہہ عجیب لوگ جو صیبی لز کے نام سے مشہور ہیں دریائے فرات اور دجلہ کے جنوب کی جانب بستے ہیں۔ ان کی اپنی ہی زبان۔ مذہب وغیرہ ہی وہ علیحدگی پسند ہیں غیروں سے شادی بیاہ نہیں کرتے۔ وہ اپنے مذہب کی نسبت کسی غیر سے کبھی تذکرہ نہیں کرتے۔ جب نماز کرتے ہیں تو شمالی ستارہ کی طرف منہہ کرتے ہیں۔ پولر سٹار کو کبوتر چڑھاتے ہیں۔ خاص خاص نماز کے وقت پاک روٹی میں سے سب کھاتے ہیں۔ اُن کے دستورات بڑے عجیب ہیں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

گورکھپور میں قحط و بیکاریوں سے تنگ آکر دو غریب خاندان کنوئیں میں کود کر مر گئے +

جھانسی کی ایک دھرم سالہ میں دو عورتوں نے خودکشی کر لی +

پرنس سوچیت سنگھ حقدار جیہ لنڈن میں مر گئے۔ شراب نے جگر میں ورم کر دیا تھا +

یقین ہے گورنمنٹ ہند شملہ کالکا ریل کی تیاری کا ٹھیکہ کسی پرائیویٹ کمپنی کو دے گی +

گورنمنٹ ہند نے قاعدہ پاس کر دیا ہے کہ خزانہ ہند کا کوئی ملازم چاہے ہند سے باہر کام کرے انکم ٹکس ادا کرے گا۔

اس سے شہر ایران۔ عدن وغیرہ کے ملازمین سرکار ہند بھی اس زد میں آجاویں گے +

ہندوستان میں آجکل ولایتی کپڑا کثرت سے جمع ہو رہا ہے۔ فروخت کم ہے +

کرنل میلیس نسپکٹر جنرل امپیریل افواج کشمیر اگر ریاستی فوج کو نئے انتظام سے تیار کریں گے +

کلکتہ میں دو مجرموں کو اپنے گھوڑوں کو ضرب شدید لگانے کے لئے چھ چھ ماہ قید سخت کی گئی +

وزیرآباد کے ایک ساہوکار کا چھ ہزار روپیہ دھوکا باز ٹھگوں نے سوداگر کے بھیس میں لوٹ لیا +

لکھنؤ میں ایک عجیب شادی ہوئی۔ دُلہا پنجابی کھتری ہے دُلھن بنگالی کایتھ برادری میں دھوم مچی ہے +

سیالکوٹ میں چھ قاتل مجرم گرفتار ہوئے جنہوں نے ایک سار لڑکے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا جو جائداد کا حقہ دار تھا +

ٹیونس میں ایک عرب پھانسی دیا گیا جب مُردہ کے گلے سے رسّی نکالدی اور لٹایا گیا تو وہ زندہ ہوگیا اور پانی مانگنے لگا +

آس پاس کے سب محافظ بھاگ اُٹھے اور گورنر جیل حیران رہ گیا۔ آخر ہسپتال میں ڈالا گیا۔ اب دوبارہ پھانسی ملے گی +

لارڈ روزبری نے ایک چٹھی شایع کی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے ترکی مظالم پارٹی کا سوال نہیں بلکہ کل ہمدردی بنی انسان کا +

اس لئے اس خرابی کی ذمہ داری زیادہ تر کل یورپ کے سر ہے نہ انگلستان کے +

لارڈ موصوف کی تقریر کا یہہ خلاصہ بذریعہ تار ۱۳ ستمبر لنڈن سے آیا ہے +

سیکسنی (جرمن) کے ولیعہد دنیا چھوڑ پادری بن گئے اور مذہبی کام میں زندگی خرچ کریں گے اُنہوں نے اپنا حق حکومت چھوڑ دیا

آپ نے لنڈن کے جرمن گرجہ میں تقریر کی لنڈن کے تمام اعلیٰ جرمن شامل تھے۔ آپ انگریزی زبان پر قادر ہیں +

ساوتری میلہ ملک ہند میں قریباً ہر جا اسلام اقسام کے بُت پائے جاتے ہیں۔ لیکن برہما اور ساوتری کا بُت بجز پشکر کے کہیں نہیں ملتا ہے۔ اس بُت کی زیارت کے لئے اہل ہنود مختلف حصص سے آتے ہیں +

رپورٹر کی حیثیت میں ہمیں بھی اس میلہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ لیکن یہاں علاوہ فحش گیتوں کے کچھ بھی سُننے میں نہ آیا۔ افسوس کہ اہل ہنود تعلیم یافتہ ہوتے جاتے ہیں۔ تاہم برائی سے متنفر ہونا نہیں سیکھتے ہیں +

ایسٹرن بنگالہ کے اخبارات نواب عبدالغنی صاحب۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ڈھاکہ کی بیوقت موت پر آٹھ۔ آٹھ۔ آنسو بہا رہے ہیں +

واقعی نواب صاحب والیان ہند میں نیک بخت آدمی تھے۔ آپکی دینداری کا ایک بڑا ثبوت یہہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے علاقہ میں عام حکم دے رکھا تھا کہ جو شخص ناچ دیکھنے جاویگا دربار میں قدم نہ رکھ سکیگا +

ہند کی مشہور اور معروف ناٹک کمپنی ایشیا ٹک رویل تھیٹر کو ۲۴ گھنٹے کا نوٹس دیکے ڈھاکہ سے باہر کر دیا تھا۔ کاشکہ دیگر والیان آپکا نیک نمونہ پکڑیں +

اجمیر میں گندم دس سیر ہوگیا ہے۔ خلقت کیں بعور ہی ہے +

لنکا کو ہندوستان سے بذریعہ ریل ملا دینے کی تدبیریں کیجاتی ہیں +

اگر اس پر عمل ہوا تو ایک بڑا طول طویل پل جو ابتک لوگوں کے خواب خیال میں بھی نہیں ہے بنایا جاوے گا جس کی لمبائی ۷۰ میل سے کم نہ ہوگی +

اس پل کے بنانے میں اتنی دقت نہیں ہوگی جیساکہ بادی النظر میں معلوم پڑتا ہے کیونکہ سمندر کی تہہ میں ایسے چٹانوں کا سلسلہ موجود ہے جو آدم پل یا رام پل کے نام سے نامزد ہے جن پر پل کی بنیاد ڈالی جاسکتی ہے +

برمنگھم شہر کی وسیع تجارت اور دستکاری کا اندازہ اسطرح لگ سکتا ہے کہ اس شہر میں علاوہ اور چیزوں کے ۱۰ کروڑ میخیں ۲ کروڑ بٹن۔ ایک کروڑ چالیس لاکھ قلم۔ پچاس لاکھ تانبہ کے سکے۔ ۷۰ ہزار بندوق۔ بیس ہزار چشمے چھ ہزار آہنی پلنگ اور ایک ہزار زین تیار ہوتی ہیں +

۲۱۔ تاریخ کی تار آمدہ لنڈن کی خبر ہے کہ کُردوں نے ولایت خارپٹ کے مقام اگوین کی ارمنی رہائش گاہ پر حملہ کیا اور سخت لوٹا۔ دو روز تک یہہ حملہ جاری رہا جس عرصہ میں ۲۰۰ ارمنی قتل کئے گئے ہیں +

مضامین مفید المبتدین

ایک چینی لڑکے کا قصہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے ایک چھوٹے لڑکے کو بچوں کی ایک کہانی سُنائی جس کو سنکر وہ بہت ہی خوش ہوا۔ اُس کے بعد میں نے اُس کو بڑوں کی ایک کہانی بتائی جو اُس کو پسند نہ آئی۔ اُس نے مجھ سے کہا بچوں کو بچوں ہی کی کہانیاں اچھی لگتی ہیں +

چونکہ یہہ کہانی چھوٹے بچوں کے لئے ہے میرے خیال میں یہہ چھوٹے بچوں ہی کی بابت ہونی چاہئے +

میں چین کے ایک چھوٹے شفاخانہ میں کام کرتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے ایک آواز سُنی کہ جلدی آؤ اور دیکھو کسی امیر کو شفاخانہ کی طرف لئے جاتے ہیں۔ ہم نے نظر کی اور دیکھا کہ ایک عمدہ ڈولی سپاہی شفاخانہ کو لئے جارہے ہیں۔ اُنہوں نے فوراً دریافت کیا کہ شفاخانہ کہاں ہے اور پھر ڈولی کو شفاخانہ کے دروازہ پر لاکر رکھدیا۔ پس ہم تاڑ گئے کہ کوئی مریض ہے اور اُس کو لینے کے لئے دوڑے +

ہم کو معلوم ہوا کہ یہہ ایک بیگم ہے جو چینی فوج کے ایک افسر کی بیوہ ہے جس کا شوہر کچھ عرصہ ہوا گذر گیا۔ وہ ”کے ان ننگ“ شہر کو ایک جنرل کی ملاقات کے لئے جارہی تھی جس کے چھوٹے لڑکے کی اُس کی بیٹی کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ یہہ بیگم صاحبہ چین کے وسط میں جہاں روحانی اندھیرا تھا رہتی تھی اور جس جگہہ کے لوگوں میں ابتک زندگی کا نور نہیں پہنچا تھا۔ وہ پردیسیوں سے نفرت کرتے اور مشنریوں کو نہ تو اپنے مکان بنانے دیتے اور نہ کرایہ پر لینے دیتے تھے +

بیگم صاحبہ مذکورہ کے چہرہ پر درد ہوتا تھا۔ دیسی حکیم اُس کا علاج نہ کرسکے اور اب وہ یہاں آئی کہ کسی اجنبی حکیم سے علاج کرائے۔ ڈاکٹرنی نے اُس کو کچھ دوائی دی اور اُسے معلوم ہو گیا کہ بیگم صاحبہ افیون کھایا کرتی ہیں۔ جب اُس سے دریافت کیا گیا تو اُس نے جوابدیا کہ میں نے افیون سترہ برس تک کھائی ہے اور روز بروز زیادہ ہی کھاتی جاتی ہوں۔ بائبل سُنانے والی عورت نے افیون کھانے کے نقصان اُس کو بتائے۔ اُس نے جوابدیا کہ میں نے اُس کو اتنی مدت تک اور اتنا زیادہ کھایا ہے کہ ہر چند میں چاہتی ہوں کہ اُس کا کھانا چھوڑوں مگر چھوڑ نہیں سکتی +

بائبل سُنانے والی عورت نے کہا کہ جو انسان کے نزدیک ناممکن ہے خدا کے نزدیک ممکن ہے۔ ہم یہاں یہہ خبر دینے کے لئے آئے ہیں کہ ہمارا نجات دہندہ نہایت ہی مہربان اور زور آور ہے جو لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچا سکتا ہے۔ بیگم صاحبہ نے نجات کی خوشخبری کو دل لگا کر سُنا اور خود بھی بائبل سے پڑھا اور تھوڑی سی دیر بعد اِس ارادہ سے وہاں سے روانہ ہو گئی کہ اگر جنرل صاحب اجازت دیں گے تو پھر آؤنگی کہ آپ لوگ مجھے میری بیماری سے چنگا کردیں +

تین دن کے بعد سپاہی اسباب اُٹھائے ہوئے اُس بیگم صاحبہ کو ڈولی پر سوار کئے آپہنچے۔ اُس کے ساتھ ایک خدمتگار ایک لونڈی اور ایک چھوٹا لڑکا تھا جس کا قصہ میں اب تم کو سناتی ہوں +

وہ تیرہ برس کا تھا چھوٹے قد کا۔ اُس کا چہرہ بڈھوں کا سا۔ اُس کی آنکھیں بھاری نیند سے بھری ہوئی اور اُس کی شکل سُست۔ ہم کو معلوم ہوا کہ وہ بھی افیون کھایا کرتا تھا۔ جب وہ صرف سات برس کا تھا اُس کا چچا جس کے ساتھ وہ سویا کرتا تھا اِس غرض سے اُس کو افیون کھلا دیا کرتا تھا کہ وہ اُس کو افیون کھاتے وقت دق نہ کرے +

بیچارے لڑکے کو افیون کھانیکی عادت پڑگئی اور چونکہ اُس کی والدہ کے پاس بہت افیون ہوا کرتی تھی اُس کو اُس کا ملنا مشکل نہ تھا اور اب جبکہ وہ جنرل کے پاس رہتا تھا اُس کو یہہ اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہو کہ جنرل کو خبر ہوجاوے کیونکہ یہہ افسر اور چینی افسروں کے خلاف افیون سے بہت نفرت کرتا تھا۔ وہ اپنے نوکروں میں سے کسی کو افیون کھانے کی اجازت نہ دیتا تھا اور اگر کسی سپاہی کو افیون کھاتے دیکھ لیتا تو اُسے سخت سزا دیتا۔ پس اس لڑکے نے ارادہ کیا کہ وہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ شفاخانہ کو آئے تاکہ اس عادت سے چھٹکارا پائے +

اِس عادت کے چھوڑنے میں اُسے مشکل نہ ہوئی اور افیون کی خواہش تک جاتی رہی۔ دس بارہ ہی دنوں میں اُس کی صورت بدل گئی۔ اُس کا بوڑھوں کا سا چہرہ جوان بچوں کا سا ہو گیا۔ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے میں خوش ہونے لگا +

مگر بیچاری ماں کے لئے بہت مشکل ہوئی۔ وہ دو ہفتوں تک دن رات نہ سو سکی اور تمام بدن میں درد ہونے لگا +

دو تین دفعہ اس کوشش میں مایوس ہو کر وہ ہم سے ناراض ہو گئی اور کہنے لگی کہ تم مجھ کو دھوکھا دیتی ہو افیون چھوڑنا میرے لئے محال ہے۔ میں ضرور مر جاؤنگی۔ دو دفعہ اُس نے چلی جانے کا ارادہ کیا۔ ہم نے دعا کی اور اُس کے جواب میں اُسے نیند آگئی اور آرام معلوم ہوا اور آخر کار افیون کھانے کی خواہش بھی جاتی رہی۔ تمام دُکھ درد دفع ہو گیا اور وہ تندرست ہو گئی +

افسوس ہے کہ لڑکا ماں کے قابو میں نہ تھا۔ وہ اکثر شہر میں جاتا اور ہمیشہ ناراض رہتا۔ اُس نے افیون کھانا پھر شروع کر دیا۔ اول اول اُس کی ماں کو اُس بات کا یقین نہ آیا کیونکہ وہ اُسے کچھ روپیہ پیسہ نہ دیتی تھی مگر پیچھے اُس کو معلوم ہو گیا کہ وہ اکثر سپاہیوں کے پاس جاتا اور اُنہیں افیون کے لئے تنگ کرتا تھا۔ وہ بڑا تیز مزاج تھا اور اگر

کوئی اُس کی مرضی کے خلاف کرتا تو دیوانہ سا ہو جاتا ✦

ایک روز ہم نے اس چھوٹے لڑکے کو اپنے شفاخانہ کے دروازہ پر بڑا شور مچاتے سُنا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چپ چاپ ہو گیا اور ہم نے اس کو گیت گاتے سُنا۔ وہ اس سبب سے ناراض ہو گیا تھا کہ ایک دیسی حکیم نے اُس کو ایک نشتر کھیلنے کے لئے دینے سے انکار کیا۔ وہ صرف تھوڑی دیر ہی ناراض رہا۔ وہ بےعزتی کی برداشت نہیں کر سکتا تھا اور جب تک اُس پر مہربانی نہ کی جاتی شرمندہ اور غمگین رہتا ✦

اُس کی ماں نے جب تک شفاخانے میں رہی بائبل پڑھنا نہ چھوڑا۔ جب تندرست ہو گئی تو گرجے کی بندگی میں شامل ہونے لگی۔ لڑکا بھی آیا کرتا تھا اور جب اس کی ماں اس کو کچھ پیسے چندہ کے لئے دیتی تو وہ اس کو ایک کھیل سمجھکر بڑے شور سے ڈالا کرتا ✦

بیگم صاحبہ مسیحیت کی بالکل قایل ہو گئی اور پختہ ارادہ کر لیا کہ خداوند ہی کی بندگی کرونگی۔ اس نے اس بات کو بالکل نہ چھپایا۔ جب جنرل کے گھر میں واپس آئی تو یہہ خوشخبری اوروں کو بھی سُنائی۔ صرف اس کی چھوٹی لڑکی پر اس کی تاثیر ہوئی جو بندگی اور دعا میں اُس کی شریک ہوتی تھی ✦

ہم اس عزیز بیگم صاحبہ کی طرف سے نہایت خوش ہیں مگر اس لڑکے کے بارے میں ہمیں بڑی مایوسی ہوئی۔ ہمکو خبر ملی کہ جب وہ گھر کے سفر میں تھے تو اس لڑکے نے کچھ روپیہ چرائے اور دو دن تک باہر رہا جب تک سب کچھ خرچ نہ ہو لیا واپس نہ آیا ✦

میں ایسا غمناک قصہ سُنا کر آپ کے دلوں کو رنج پہنچانا نہیں چاہتی مگر اس لڑکے کا ذکر اس لئے کرتی ہوں کہ جو لڑکے یا لڑکیاں اس کو سُنیں اپنے آسمانی باپ سے یہہ دعا کریں کہ وہ اس کو نیک ہدایت دے تاکہ وہ ایسے بُرے فعلوں سے باز آ جائے اور خداوند یسوع مسیح سے دعا کرے کہ وہ اُس کے گناہوں کی معافی کر دے ہم اس کو بہشت میں دیکھ کر اس بات سے کیا ہی خوش ہوں گے کہ ہم نے دُعا سے اُس کی مدد کی ✦

میلہ رُوشنی

یہاں پر سالیانہ میلہ روشنی ۱۹ ماہ حال سے ۲۱ تک رہا اس موقعہ پر فرضی پیر صاحب کی خانقاہ پر خوب چڑہاوے چڑہائے گئے اس میلہ میں بہت دور دراز سے لوگ آتے ہیں مسلمانوں کا معتقد ہونا تو درکنار رہا طرفہ یہہ ہو کہ ہندو بھی اس موقعہ پر چڑہاوے چڑہاتے ہیں سُنا گیا ہو کہ ایک مہاجن باشندہ فیروزپور نے قریب تین صد روپیہ کا کھانا خانقاہ کے احاطہ کے اندر پکوا کر لوگوں کو کھلایا مگر بارش نہونے کی وجہہ سے دیہاتی لوگ زراعت کی آبپاشی میں معروف تھے اس سبب سے دیہاتیوں کا ہجوم سابق کی نسبت بہت کم تھا اس میلہ میں بھی دیہاتی لوگوں کو مثل دیگر میلہ جات کے فحش بکنے کا خوب موقعہ ملتا ہو اور صوفی لوگوں کی ناچ کود کی محفلیں بھی خوب زور شور سے ہوتی ہیں۔ ہمارے سٹی چیپل میں جو ایک بڑا وسیع مکان ہو نہایت کثرت سے دیہاتی لوگ جمع ہوتے رہے بروز سنیچر اتوار اور پیر خوب زور شور سے ہمارے کلیسیا کے لایق ممبروں نے منادی کی یقین ہو کہ اس نور کی آگاہی سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہوگا چونکہ یہہ عام قاعدہ ہو کہ تاریکی کے فرزند ہمیشہ نور کے فرزندوں کی مخالفت کیا ہی کرتے ہیں اس موقعہ پر بھی ہمارے مسلمان بھائی یا پانچ واعظوں نے ہمارے کام میں خلل ڈالنے کی نیت سے چیپل کے عین قریب اسلامی واعظ کی ڈیڑہ پا گھڑی علیحدہ دکانی شروع کی مگر سامعین نے بقول شخصے کس نمیپرسد کہ بھیا کون ہو ڈیڑہ ہو یا تین ہو یا پون ہو آپکی کچھ پروانہ کی بڑے شوق سے خدا کا کلام سُنتے رہے ہمارے مسلمان بھائی واعظوں کا مسیحیت کے خلاف قرآنی مسایل کا لوگوں کے پیش کرنا فضول ہو۔ کیونکہ اب جوری اشتعالک کا زمانہ جاتا رہا ان کی مخالفت بیفائدہ ہو کیونکہ پینے کے کیل پر لات مارنے سے اُن کا ہی نقصان ہو۔ مناسب ہو اس فضول مخالفت کو چھوڑ کر خلاف نئے مثل پولوس رسول کے یہہ عرض کریں کہ اے خداوند تو کیا چاہتا ہو کہ ہم کریں اور اُس کی طرف رجوع لادیں جس نے فرمایا ہو کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں ✦

مشتہرین

مسیح الدولہ

اطلاع

کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ پھر ۳ تاریخ اکتوبر کو کھلیگا تین سکالرشپ اڑہائی اڑہائی روپیہ کی شروع اکتوبر سے مڈل ڈپارٹمنٹ کے لئے طلبا کو ملسکتی ہیں۔ درخواست پرنسپل سکول مذکور لودیانہ کے نام آنی چاہیئے ✦

ضرورت

شارلٹ ہسپتال لودیانہ کے لئے ایک نیک مسیحی میٹرن کی ضرورت ہو۔ درمیانہ عمر کی بیوہ کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواستیں جس میں لیاقتیں و عمر درج ہو معہ سارٹیفکٹ مس۔ گرینفیلڈ لودیانہ کے نام بھیجنی چاہئیں ✦

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .. .. [illegible]

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک .. .. .. [illegible]

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی [illegible] ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجاویگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

پادری۔ اے۔ ایچ یوئنگ صاحب ایڈیٹر ان چیف مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا ✦